

جستہ ذیل نمبر ۲۴۵

# شمس رسا ہوائی سالہ الاک

مقام اعلیٰ

اگست ۱۹۳۱ء

دور و پیم

مظہر پنج پیم

مظہر لائبر

مظہر احمد گنگوئی

Printed at Manohar Press, Sargobha & Published at Bhera  
by M. Zahur Ahmed Bugvi.

عیدی خوشنویس



# بَیَادِ گِل

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت والطرقت فخر العارفین اقدوس الشاہ بلکین  
زبدۃ العارفین امام العاشقین مولانا اکبر محمد ذاکر بگوی نور اللہ مرقہ

## اغراض و مقاصد

(۱) اندرونی و بیرونی حلوں سے اسلام کا تحفظ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام (۲) اصلاحِ مروجہ  
(۳) احیاء و اشاعت علوم دینیہ۔

## قواعد و ضوابط

(۱) رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ مگر جو صاحب یا پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم بغرض  
اعانت ہمارے سال فرمائیں گے۔ وہ معاون خاص منظور ہوں گے۔ ایسے حضرات کے اسماء گرامی  
شکر کیے کیسے شدہ درج رسالہ ہوا کریں گے (۲) غریب اور مفلس اشخاص اور طلبہ اذکیلئے رعایتی قیمت  
ڈیڑ روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ (۳) ممبران حزب الانصار اور حزب الانصار کے معاونین کی خدمت  
میں رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جائیگا۔ چندہ ممبری کم از کم چار آنے ماہوار مقرر ہے (۴) جو صاحب کم از کم  
پانچ خریداریوں گے۔ وہ معاونین میں شمار ہوں گے۔ امدان کی خدمت میں ان کی خواہش پر ایک  
سال کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔ (۵) بذریعہ وی پی آر سال کرنے پر ۴۲ زیادہ خرچ  
ہوتے ہیں۔ نیز بعض اصحاب وی پی۔ واپس کر دیتے ہیں۔ اس لئے دفتر کا نقصان ہوتا ہے  
لہذا جملہ خریداران نہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ (۶) نمونہ کارچہ ہر کالٹ آنے  
پر ملے گا۔ مفت نہیں بھیجا جائیگا۔ (۷) رسالہ ہر گریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو بھیجیے ڈاک  
میں ڈالا جائے۔ چونکہ رسائل کے چھروں کی آجکل کثرت ہے۔ اس لئے جس صاحب  
کو نہ ملے۔ وہ یکم سے پہلے اطلاع دیں۔ ورنہ دفتر ذمہ وار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت دفتر میں  
مقام

منیجنگ ڈائریکٹر شمس الاسلام بھٹیہ ہونی چاہیے  
پنچ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# شمس حسنیہ السلام

باب ماہ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر
۲	مدیر	۱ باب التفسیر -
۶	"	۲ باب الحدیث
۸	"	۳ باب الفقہ
۱۰	مولانا شرف الدین صاحب صامری دیوبند	۴ تحقیق المسائل
۱۳	مدیر	۵ سلک جواہر
۱۷	از احقر عبدالحق کاتب عبدی از شہرہ ندوۃ	۶ اعتناء یا رسول الثقلین صلعم
۱۵	سید فضل صاحب دولیالی	۷ حقیقتہ فقیر
۲۰	"	۸ سر درد مرزا
۲۳	مدیر	۹ صیاد اپنے دام میں
۲۴	"	۱۰ عرض حال
۰	.....	۰
۰	.....	۰

# بَابُ التَّقْسِيرِ

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم  
تراءہم رکعاً سجداً یستعینون فضلاً من اللہ ورضواناً سیلہم فی  
وجوہہم من اثر السجود ذالک مثلہم فی التورۃ و مثلہم  
فی الانجیل کزبد عیونہم شطاً فاذرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ  
یعجب الزناد علی غیظ بہم الکفار (سورۃ فتح پارہ ۲۶)

ترجمہ :- محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کیساتھ ہیں۔  
سخت میں کافروں پر۔ آپس میں مہربان ہیں۔ دیکھتا ہے تو ان کو رکوع کرتے ہوئے  
چلتے ہیں۔ وہ اللہ کی طرف سے اور اس کی خوشنودی۔ نشانی (قبولیت کی) ان کے چہروں  
میں نمودار میں سجدہ کے اثر سے یہ انکی مثال ہے توریت میں۔ اور انکی مثال انجیل میں یہ تو  
کہ وہ مثل اس کھیتی کے ہیں۔ جس نے اپنا اکھوا نکالا۔ پھر اس کو مضبوط کیا۔ پھر وہ موٹا  
ہوا۔ اور اپنی ڈنڈی کے بل کھڑا ہو گیا۔ خوش کرتا ہے کسان کو دے یہ مثال بیان کی تاکہ غصہ  
دلائے کافروں کو۔

ف :- اس آیت میں خداوند کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعریف فرمائی  
ہے۔ اور ان کے اوصاف کا ذکر اس وضاحت سے فرمایا ہے۔ کہ کسی نکر کے لئے عمر  
کی گنجائش یہی نہیں رہتی۔ ایسی صاف اور صریح آیت کی موجودگی میں صحابہ کرام پر اعتراض  
کسی ہومن سے نہیں ہو سکتا۔

خداوند کریم نے اپنے پیارے رسول کی صداقت بیان کرنے کے لئے آپ کے تیار  
کردہ ان دنیا کے سامنے پیش کئے۔ آپ کے اثر محبت کا نتیجہ دکھلایا۔ شیخ وہ  
کامل سمجھا جاتا ہے۔ جسکے مرید کامل ہوں۔ استاد وہ لائق سمجھا جاتا ہے۔ جس کے شاگرد  
دنیا میں آفتاب بن کے چلیں۔ وخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ کسی ڈاکٹر یا حکیم

کا کمال دیکھنا ہو۔ تو اس کے پاس آنیوالے مریضوں کی حالت دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شرفِ محبت، رسالت اور صداقت کی زبردست دلیل صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ جن کی توفیق اس آیت میں کی گئی ہے۔ اور ان کے حسب ذیل خصائص بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) والذین معہا سے رفاقت و محبت حقیقی مراد ہے۔ جن لوگوں نے جان و مال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مختلف غزوات و محاربات اور سفروں میں حقِ معیت ادا کیا مثلاً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں ثنائیِ اشہین کا معزز خطاب حاصل کر کے۔ ان اللہ معہا کی خلعت سے سرفرازی حاصل کی۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر چودہ سو صحابی حضور کے ہم کاب تھے۔ اور مرنے مارنے پر سمیت کر چکے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار۔ اور جنگِ تبوک میں بیس ہزار صحابی جان نثاری کے لئے آمادہ تھے۔

۳ اشداً علی الکفار میں حربی کافروں اور دین اسلام کے دشمنوں پر سختی کا ذکر کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے دین اسلام قبول کر کے تمام دنیوی رستوں کو خیر باد کہہ دیا۔ اسلام کی محبت میں اپنے قریبی اقربا سے بھی تعلق قطع کر لیا۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی محبت کو جگہ نہ دی۔ اسلام انہیں سب سے زیادہ عزیز تھا۔ اور ان کی زندگی اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لئے وقف تھی۔

جنگِ بدر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمن ابھی اسامہ لائے تھے۔ اور کفار کے لشکر میں شامل تھے۔ اسلام لانے کے بعد ایک دفعہ اپنے دادا سے کہا۔ کہ تین بار آپ جنگِ بدر کے موقع پر میری زدیں آئے۔ آپ کی محبت مجھ پر غالب آئی اور میں نے آپ وار نہ کیا۔ اس کے جواب میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ خدا قسم اگر تم میری زدیں آجاتے تو تمہارا سر فوراً اڑا دیا جاتا۔ (تذکرہ مضاف صلی امام اہل تشیع) جنگ کے اسیران کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ یہی تھا۔ کہ ہر شخص اپنے قریبی رشتہ دار کو کرے۔ (شیعوں کی تفسیر مجمع البیان و منبع الصادقین)

۴۰۰۔ ہر حمائم بلیہم۔ وہ آپس میں مہربان تھے۔ انکی متاعِ عزیز اسلام تھا۔ ہر

انہیں پیارا لگتا تھا۔ اور پروہ طاقت جو اسلام کو مٹانا چاہتی تھی۔ اس کو سختی سے دبانے کا شعار تھا۔ الحب للہ پر انکا عمل تھا۔ انکی دوستی و دشمنی صرف اللہ کے لئے ہوتی تھی۔ مہاجرین و انصار کے درمیان موافقات اور باہمی الفت کی مثال تاریخ عالم میں ملنی مشکل ہے۔ بد قسمتی سے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں غلط فہمیوں کی بنا پر باہمی لڑائی تک فوٹ پہنچی۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ یہ لڑائیاں بھی اتفاقاً ہوئی تھیں طرین کا ارادہ لڑائی کا نہ تھا۔ مفسدوں اور شرروں کی مرادیں برائیں۔ اور خونی لڑائی شروع ہو گئی۔ مگر اس باہمی محبت میں پھر بھی فرق واقع نہ ہوا۔ جنگ جمل کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل ابن جرموز کو سیدنا علی نے دوزخ کی بشارت دی۔ اور یہ کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ کہ اے علی زبیر کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دینا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت طلحہ کی لاش مبارک ہو کر روئے اور فرمایا۔ اے کاش میں آج سے بیس برس پہلے مر گیا ہوتا۔ پھر طلحہ کے ہاتھ کو چوما اور فرمایا۔ یہ وہ ہاتھ ہے جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے مصائب کو رفع کیا ہے۔ جبکہ لڑائی میں یہ حال تھا۔ تو امن کی زندگی میں محبت و الفت کا اندازہ ہو سکتا ہے تو اھم سر کھا سجد ان کے لمحات زندگی یا خدا میں گزرتے تھے۔ رکوع و سجود انکا محبوب مشغلہ تھا۔ میدان جنگ میں بھی ان کی حالت یہی تھی۔ رات نوافل و عبادت میں گزر جاتی تھی۔ اور دن وادھر دانگی میں گزرتا تھا۔ رات کو ناہر و عابد نظر آتے تھے۔ اور دن کو جری و دلاور پہلوان معلوم ہوتے تھے۔

۵۔ یلبغون فضلا من اللہ ورضوانا ان کا کافروں پر سخت ہونا۔ یہیں مہربان ہونا۔ اور عبادت میں وقت گزارنا۔ کسی ذاتی خواہش جب جاہ جلب زر کی بنا پر نہیں۔ بلکہ انکا مقصد وحید اللہ کا فضل اور رضا کا حصول ہے۔ انکا تمام کام اخلاص پر مبنی ہیں ریا کا شائبہ تک نہیں۔

۶۔ سیئہم فی وجوہہم من اتوا السجود۔ کثرت سجود کی وجہ سے ان چہروں پر نشان مقبولیت کے آشکارا ہیں۔ انکا خضوع و خشوع و عبادت عارضی اور ایک ہنگامی نہ تھا۔ مگر نمازوں میں وہ خط کامل اٹھایا جس کا اثر ان کے چہروں پر نمودار ہوا۔ باطن کی نورانی شعائیں

پھر سے چمک اٹھیں۔

۷ خَالِكَ مَثَلَهُمْ فِي التَّوْحِيدِ - خدا کے یہ محبوب بندے خدا کو ازل سے پیائے تھے۔ اس لئے ان کی تعریف و ثنا و ثبات میں بھی کی گئی تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ کا اشارہ جس جگہ تورات میں موجود ہے۔ وہاں ”دس ہزار قدسیوں کیساتھ آیا“ کے الفاظ حضور کے صحابہ کی یا کی بیان کرنے کیلئے کافی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے (روز ازل میں) تمام بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو سب سے اچھا پایا۔ لہذا ان کو چن لیا۔ اور اپنی رسالت کیساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر دوبارہ اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی۔ تو سب دلوں سے بہتر آپ کے اصحاب کے دل کو پایا۔ لہذا ان کو اپنے نبی کا وزیر پایا۔ تاکہ وہ آپ کے دین کی طرف سے قتال کریں (ازالۃ الخفاء)۔

۸ وَمَثَلَهُمْ فِي الْاَبْحَالِ كَمَنْ هَارَىٰ - اور ان کی مثال ابھیل میں کھیتی سے دی گئی ہے۔ آجکل محرف اباحیل میں بھی ابھیل متی درس ۳۱ و ۳۲ باب ۱۳ میں یہ تفصیل موجود ہے صحابہ کرام کی تعداد کی کثرت اور ان کا ہزاروں کی تعداد میں ہونا ثابت کرنے کے لئے ان کی جماعت کو کھیتی سے تشبیہ دی گئی۔ اگر بقول شیعہ صرف تین چار کو ہی مومن مانا جائے تو کھیتی کی مثال صادق نہیں آسکتی۔ پہلے اسام ایک دانہ کی طرح تھا جو اگا۔ پھر اس کا تنصوب ہوا۔ اور دن بدن بڑھتا چلا گیا۔ پہلے صحابہ کی جماعت قلیل تھی دن بدن بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ ایک لشکر مرتب ہو گیا۔ کفار اس روز افزوں ترقی سے جلتے تھے اور جلتے رہے۔

۹ يَعْجَبُ الزَّارِعُ - جس طرح کسان کو یعنی زراعت کرنے والے کو اپنی کھیتی اچھی لگتی ہے۔ اہلہائے کھیت کو دیکھ کر اس کا دل خوش ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کی جماعت پر اپنی رضا، انعام و اکرام اور لطف و فضل کا اظہار منعم حقیقی کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور خداوند کریم کو یہ جماعت بہت محبوب ہے۔

۱۰ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ - کھیتی کی مثال اس لئے بیان کی گئی۔ تاکہ کفار غصہ میں آئیں

اور جلیں۔ صحابہ کرام کی جماعت سے بغض رکھنے والا۔ اور ان کی تعریف سن کر جلنے والا۔ خدا کے غضب کا مستحق ہے۔ تفسیر امام عسکری جو شیعوں میں مقبول و مقبول ہے۔ اس میں امام مدوح کا ایک قول موجود ہے۔

ان سر جلائم یبغض آل محمد و اصحابہ و احد منهم بعد ابیہ اللہ عز و جلا لو قسم علی ما خلق اللہ لاهلکم اجمعین۔ ترجمہ۔ اگر کوئی شخص آل محمد یا اصحاب محمد سے بغض رکھے گا۔ اس پر خدا کا ایسا عذاب ہوگا کہ اگر عذاب تمام مخلوق پر نازل ہو تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔

یہ تمام فضائل خلفائے راشدین اور ان کے ساتھیوں میں پورے طور پر جلوہ گر تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام کی کھیتی نمودار ہو چکی تھی۔ حضور کے بعد استغلاظ و استغلاظ علی سوا قد کا شان اس میں پیدا ہوا۔ روم و عجم مصر و شام حجاز و نجد غرض مشرق و مغرب لا الہ الا اللہ کی آواز سے گونج اٹھا۔ ملک پر ملک اور قلعہ پر قلعہ فتح ہوتا گیا اور صحابہ کرام نے توحید کا پیغام دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا دیا۔ شیعہ ان آیات کا مصدق حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے چار ساتھیوں کو قرار دینے کی بے سود کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان کے قول کے مطابق تمام عمر تقیہ سے بسر کرتے رہے۔ اور ان کے مکتبے کوئی ملک فتح نہ ہوا۔ اور انہیں غالب علی الکفار کہا نہیں جاسکتا۔ اور اس قلیل تعداد کو کھیتی قرار دینا مسخر سے کم نہیں۔ خدا اپنے حبیب اور اپنے حبیب کے ساتھیوں کی مدح کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس لئے آیت کے موجود ہونے ہوئے شیعہ مذہب کی بنیاد خاک میں مل جاتی ہے۔

## باب الحدیث

۱۵ عن سهل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن علی ما بین لحيہ و ما بین سرجلیہ اصن لہ الجنۃ۔ رواہ البخاری۔ ترجمہ



اے کہ وہ جو کچھ اس کے جبروں کے مابین ہے۔ اور مانگوں کے مابین ہے اس حفاظت کریگا۔ میں اس کو جنت دلانے کا وعدہ کرتا ہوں۔

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر۔ فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔ اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

(۳) عن النس و ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قال فخطی البادی ما لم یعتد المظلوم۔ فرمایا جو دو آدمی ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں۔ اس کا گناہ شروع کر دینا ہے۔ جب تک مظلوم حد سے نہ بڑھے۔

(۴) عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ۔ فرمایا جو دو آدمی ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ سخن میں بد بخت ہیزم کش است۔ سعدی

(۵) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدق وان الصدق یمہدی الی البر وان البر یمہدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویستحرم الصدق حتی یمکتب عند اللہ صدقاً وایاکم والذہب یمہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویستحرم الذہب حتی یمکتب عند اللہ کذاباً متفق علیہ۔ فرمایا حق گوئی اپنے پر لازم رکھو۔ کیونکہ صدق نیکی کا راہنما ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لیجاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے۔ اور سچ ہی کی فکر میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق کہلا جاتا ہے۔ فرمایا جھوٹ سے بچا کرو جھوٹ بدکاری کی طرف راہنما کرتا ہے۔ اور بدکاری جہنم کی طرف لیجاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ میں لگا رہتا ہے۔ تو خدا کے نزدیک کذاب کہلا جاتا ہے۔

(۶) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتد ماون ما اکثرید خسر الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتد ماون ما اکثرید خسر الناس الجنۃ الا جوفان الفم والفرج رواہ الترمذی۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ کونسا

کا اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ وہ اللہ کا خوف اور نیک خلق ہے کیا تم جانتے ہو کہ کون کون لوگوں کو آگ میں داخل کرے گا۔ منہ اور فرج دیہی، بیہوش اور زنا کار (بدکاری)۔

(۷) عن مجلی بن حکیم عن ابیہ عن جیدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیه فی حق بہ القوم ویل لمن یحدث لہ فی حق بہ القوم ویل لمن یحدث لہ فی حق بہ القوم ویل لمن یحدث لہ فی حق بہ القوم (سراواہ احمد و ترمذی) فرمایا جو شخص اس لئے باتیں کرتا ہے کہ لوگ سن کر نہیں اس کے حق میں افسوس میں ہے۔

(۸) عن عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمت نجاً سراواہ احمد الترمذی) جو خاموش رہے نجات پائے گا۔

(۹) عن علی بن الحسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المسلم ترکہ ملا یعنی نہ فرمایا اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیفائدہ کام تصور نہ کرے (۱۰) عن عائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کاذب وجہین فی الدنیا کان لہ یوم القیامۃ لسانان من فادس وادس (سراواہ احمد) فرمایا جو آدمی فریقین میں دونوں کی باتیں میں ملانوالا ہو۔ قیامت کے روز اسے آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

## بِالْفَقْہِ

### سجده تلاوت

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جو کوڑھنے یا سنتے سے سجده تلاوت واجب ہے۔ سجده کی آیتیں حسب ذیل سورتوں میں ہیں۔ سورہ اعراف۔ رعد۔ نحل۔ نبی کریم۔ زمر۔ حج میں دو جگہ۔ فرقان۔ نمل۔ الم تزل۔ ص۔ حم سجده۔ والنجم۔ اذ اسماء التشتت۔ واقرا۔ سجده تلاوت کے لئے صحت نماز کی شرائط مثلاً۔ ستر طہارت۔

رو بقیل ہونا۔ ضروری ہیں۔ اور اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے۔ سبحان ربی الاعلیٰ تین بار کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے۔ اس سجدہ میں سلام اور شہدہ اور ماتہ اٹھانا ضروری نہیں۔

اگر امام نے آیت سجدہ کی پڑھی اور مقتدی نے سنی تو سجدہ مقتدی پر بھی واجب ہے۔ ایک شخص آیت سجدہ کی امام سے سنے اور وہ اس امام کیساتھ نماز میں داخل نہ ہو۔ یا دوسری رکعت میں داخل ہو۔ سجدہ کرے۔ مگر نماز میں نہیں۔ اگر ایسے وقت میں داخل ہوا ہو۔ کہ ابھی امام نے سجدہ نہیں کیا۔ تو امام کیساتھ سجدہ کرے۔ اور اگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد شامل ہوا ہو تو نماز میں سجدہ نہ کرے۔

سجدہ تلاوت جب کا مقام نماز میں ہے۔ اس کو باقرضہ نہ کرے۔ اگر مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ کی بار بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے۔ اور کسی آیتیں ایک مجلس میں یا ایک آیت کئی مجلسوں میں پڑھی جائے۔ تو ایک سجدہ کافی نہ ہوگا۔



# تحقیق المسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبنا ونبينا وخير خلقه سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين

ابا بعد عرض کرتا ہے فقیر محمد شرف الدین ا صلحہ اللہ حالہ بن جناب مولانا مولوی شاہ احمد حسین صاحب قدس سرہ العزیز ساکن موضع سمی دیو پرگنہ سہلم ضلع شاہ آباد آ رہ کا اباب علم و شائقین تحقیق المسائل مختلف باب عقائد و عمل و عبادت دین کے و اصحاب ہم مشران اپنے ا کے مسئلہ تقبیل الایہامین عند الاذان بلفظ محمد رسول اللہ میں بہت اختلاف علماء کا پایا جاتا ہے چنانچہ اس مسئلہ کے تحقیق میں تحریرات فتاویٰ امدادیہ عربیہ نقیضہ و اشرفیہ جلد چہارم صفحہ ۵ و ۵ و رسالہ ہنج الاسلام فی حکم تقبیل الایہامین فی الاقامۃ مؤلفہ جناب حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز فقیر کے مطالعہ میں در آئیں کہ فتاویٰ امدادیہ مذکورہ میں تقبیل عند الاذان والاقامۃ کو ناجائز لکھا ہے۔ اور رسالہ ہنج الاسلام موصوفہ میں تقبیل عند الاذان تو حدیث واردہ سے اور استحباب اس کا کتب فقہ سے مصرح فرمایا ہے۔ لیکن دوبارہ تقبیل عند الاقامۃ یہ عبارت لکھا ہے کہ دوبارہ اقامۃ اگر درود نہیں کہیں منع ہی نہیں۔ اور بے منع شرعی منع کرنا ظلم مہین (اب فقیر اس مسئلہ کو بطور سوال و جواب کے موافق تحقیق حضرت والد ماجد صاحب قدس سرہ العزیز اپنے خیر تحریر میں لاتا ہے کہ انشاء اللہ خالی از رفع نہ ہوگا۔ وھو هذا

## وال

کیا حکم ہے مسئلہ تقبیل عند الاذان یعنی جب مؤذن بلفظ محمد رسول اللہ ہنچتا ہے تب انگلیوں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ جائز نہیں۔ بصورت مجاز کے وقت تکبیر نماز کے اور خارج نماز سے بھی جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

هُوَ الْمَوْفُوقُ وَالْمُتْلَمُّ لِلصَّوَابِ  
وَالْبَيِّنَاتِ لِمَجْعِ وَالْمَكَابِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

کتب موجودہ متداولہ معتبرہ میں ہوائے صلوٰۃ مسعودی اور جامع رموز کے تعرض طرف اس مسئلہ کے پایا نہیں جاتا ہے۔ مگر بعض رسائل اور فتاویٰ علماء عصر میں سنکتب فقہ و حدیث وغیرہ کی جو نظر سے گزری اور بعد نقل جامع الرموز اور صلوٰۃ مسعودی کے نقل کی جاتی ہے۔ اگر وہ صحیح اور معتبر ہے۔ تو سند تقییل عند الاذان کی کافی ہے۔ اور اگر ضعیف بھی سمجھی جائے۔ تب بھی واسطے عمل کے بد مذہب حنفی ہم لوگ کے کافی ہے۔ اور منکرین جو دعویٰ غلط اور موضوع ہونے ایسے اخبار کا کرتے ہیں۔ بلا دلیل ہے۔ خصوصاً جس حال میں سند اسکی جامع الرموز اور صلوٰۃ مسعودی میں موجود ہے۔ موضوع کہنا اس کا خالی از نقصہ و قرین انصاف نہیں ہے۔ بہر کیف ان سب سندوں سے اس بقدر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کے نام مبارک پر انگلیزوں کا چومنا یا انکوں پر صرف مستحب اور موجب بخشائش و منفید فوائد بسیار ہے۔ تکبیر اور دوسرے اوقات میں وقت سماعت اسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں ہوتا۔ ایسے حال میں تکبیر کی وقت نہیں چاہیے۔ کیونکہ وہ متعلق نماز کے ہے اور نماز میں اس بقدر جائز ہے جس بقدر کتب معتبرہ سے ثابت ہو۔ اور دوسرے اوقات میں منظر تعظیم اسم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تعظیم آپ کی ہر حال میں ضرور ہے۔ اور تعظیم کی واسطے کوئی طور خاص پر انحصار نہیں ہے۔ بلکہ ہر طرح سے جہاں تک ہو سکے تعظیم و توقیر آپ کی ہر صغیر و کبیر پر لازم بلا کر ہے۔ قال فی اذان جامع الرموز۔ و اعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاوی من الشہدۃ الثانیۃ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ (و عند سماع الثانی منها) قر یا عینی ملک یا رسول اللہ (ثم یقال) اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع طہر ابھامین علی العینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون قائداً لہ الی





۲ مفتحہ واللہ تعالیٰ اعلم بالحق والصِدِّق والصواب۔ فقط

# نِسْكَتِ حَوَاحِشِ

(ملفوظات حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ)

(۱) فرمایا اے نوگو علم دین حاصل کرو۔ علم دین کا کچھ حصہ بھی کسی لمبا ہے۔ اللہ اپنی (عز کی) چادر اس کو اوڑھ دیتا ہے۔ پھر اگر اس شخص سے کوئی گناہ ہوتا ہے۔ تو خدا اس کو توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ پھر گناہ ہوتا ہے۔ تو پھر توفیق دیتا ہے۔ اپنی چادر اس سے نہیں چھینتا (۲) فرمایا ایک عالم کامر جانا جو خدا کے حلال و حرام کا علم رکھتا ہو۔ بہر شب بیدار روزہ دار عبادوں کی موت سے زیادہ مصیبت کی چیز ہے۔ (۳) فرمایا میں اس امت کیلئے سب سے زیادہ خطرناک گمراہی کے منافق کو سمجھتا ہوں۔ پوچھا گیا کہ منافق علم والا کیسے ہو سکتا ہے۔ فرمایا زبان اس عالم ہوتی ہے۔ مگر دل جاہل ہوتا ہے۔

(۴) فرمایا جب کسی عالم کو دیکھو کہ دنیا سے محبت رکھتا ہے۔ تو دین میں اس کا اعتبار نہ کرو۔ کیونکہ ہر شخص اپنے محبوب کے خیال میں غرق رہتا ہے۔ (۵) فرمایا علم سیکھو اور علم کے لئے سکون و وقار حاصل کرو۔

جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ تو حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں علم دس حصوں میں سے نو حصے چلے گئے۔ کسی نے کہا آپ ایسا فرماتے ہیں۔ حالانکہ ابھی اجلہ صحابہ موجود ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ جس چیز کو علم کہتے ہو۔ وہ میری مراد نہیں بلکہ علم باللہ ہے۔

# اَعْتَنَّا يَا رَسُولَ الثَّقَلَيْنِ ﷺ

(پیام صبا بدرگاہ رسالت مآب انرا تشنہ لب خستہ دل عبدی از بندہ تحصیق)

چلا ہے قافلہ یثرب صبا کے کاروانوں کا  
 کھلے گا ماجرا خستہ دلوں کی داستانوں کا  
 صبا بعد از قدمبوسی رسول اللہ کے روضہ پر  
 سلام اک عاجزانہ عرض کرنا تاوانوں کا  
 یہ کہنا بعد با صد انکساری رو کے قدموں پر  
 کہ ہو گا خاتمہ کب تک میرے غم کے فسانوں کا  
 پڑا رہتا ہوں میں کوچہ بہ کوچہ در بدر ہو کر  
 بھلا جز آپکے ہے کون ہم بے آستانوں کا  
 مصائب کے ہجوموں کی نہیں اب انتہا کوئی  
 کرم سے کہو لد و اب باب حمت کے خزانوں کا  
 میری اب بحر عصیاں میں سفینہ ڈوبنے کو ہے  
 بچا لینا ہے شیوہ آپ جیسے مہر یا نوں کا

خدا جانے امر ہوتا ہے کیا محبوب عربی سے  
 ہوا جب پیش و فرمیرے آرزوہ بیانوں کا  
 پیام غائبانہ ایک محبوبی کا رشتہ ہے  
 یہ ہے اک مسئلہ نکتہ شناسوں راز دانوں کا  
 ننگہ یا رحمتہ اللعالمین اک بار ہو جائے  
 کھڑا بار یہ منتظر عبدی زماںوں کا

انجیل بولتی ہے کہ  
 از سر بندہ تخیل کشی

## حقیقتہ لقیۃ

(بہداشتاعت گذشتہ ماہ مئی ۱۳۵۱ء)

اگر ترقیہ کو ایسے فضیلت ہوتی کہ سوا اس کے ایمان کامل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ اصول کافی میں حدیث موجود ہے۔ تو ساحران فرعون کا قصہ جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ وہ بھی مومن شہازنہ ہوتے بلکہ ان کو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اول المومنین کا لقب عنایت فرمایا۔ ان کی زبانی دیکھو سورۃ شعراء چک فرعون نے ساحران کو عذاب کی دھمکی دی۔ اور انہوں نے کوئی ترقیہ نہ کیا۔ اور صبر بر قائم رہے۔ جیسا خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ لا قطعن علیکم و امرجل کمر فی خلاف ولا صلبناکم جمعین قالوا لا خیر لنا ولا لی ربنا متقلبون۔ انا نظمہم ان یغفر لنا ربنا خطایانا ان کننا اول المومنین سو فرعون کا یہ وعید مفصل ہے۔ اور ہلاکت اسمیں یقینی امر ہے۔ یعنی قطع بد ورجل میں خلاف یہ ہے۔ کہ دابہنا کا تھ اور بائیاں پاؤں اور سولی دینا۔ جب ساحران نے حق مونس علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ تو اس وقت دھمکی اور عذاب فرعون سے مطمئن

ہو کر ترک تقیہ کر کے کھدیا۔ انا الی ما بنا منقلبون۔ دیکھو تفسیر عمدۃ البیان اہل شیعہ  
صنہ میں فرعون نے حکم دیا اور ہاتھ پاؤں ان کے مخالف کاٹے گئے۔ اور سویلیوں  
ان مومنین کو لٹکایا گیا۔ اور حضرت اس حال ان کے کو کھڑے ہوئے دیکھتے تھے۔  
خدا تعالیٰ نے حجاب کو ان کی نظروں سے دور کیا۔ اور ان کے منازل اور مقامات  
ان کو دکھلا دیے۔ سو یہ درجات ترک تقیہ سے ساحران فرعون کو ملے۔ اور حق کے  
اظہار سے ایسا ہی درجہ ملتا ہے۔ نیز قرآن شریف اس کا شاہد ہے۔ کہ ایسے ہی لوگوں  
کا ساتھ ہو دنیا میں۔ پ۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ کو فوا مع الصادقین  
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اور ہو تم ہمراہ ساتھ راستہ لوگوں کے۔ سو تقیہ  
تقیہ میں راستہ کوئی نہیں۔ اور دیکھو حق کے اظہار میں فیصلہ قرآنی آیات ذیل میں  
غور اور تدبیر درکار ہے۔ ورنہ دن قیامت کے حسرت کھاؤ گے۔ اے حضرات شیعہ  
فلا تخشوہم و اخشونی۔ سورۃ بقرہ۔ ترجمہ پس تو ان کی کچھ پرواہ بھی نہ کر  
اور مجھ سے ڈرو۔ ومن اعظم لمن کتم شہادۃ عندہ من اللہ وما اللہ بغافل  
عما یعملون۔ بقرہ۔ اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ چھپاتا ہے گواہی جو پالا  
اس کے ہے۔ اللہ کی طرف سے۔ اور نہیں ہے اللہ بخیر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم۔  
سودۃ بقرہ پ۔ ان الذین یکتون ما انزلنا فی البیت والہدیٰ من بعد ما  
بینا للناس فی الكتاب اولئک یطمئنہم اللہ ویلعمہم الاعنوں۔ ترجمہ  
تحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ اتارا ہم نے دلیلوں سے اور ہدایت سے چھپے اس کے کہ  
بیان کیا ہم نے اس کو واسطے لوگوں کے بیچ کتاب کے یہ لوگ لعنت کرے گا ہے۔ انکو اللہ  
ور لعنت کرتے ہیں۔ انکو لعنت کر نیوالے ۱۲ زیر اس کے تفسیر عمدۃ البیان نے یہ لکھا ہے  
کہ اس کا حکم عام ہے۔ جو کوئی حق کو پوشیدہ کرے۔ اس کا حال یہ ہے۔ اور اس پر لعنت  
خدا کی اور تمام ملائکہ کی اور جن و انس کی ہے۔ ع۔ سورۃ بقرہ پ۔ وان فریقاً منہم  
لیکتون الحق و ہم یعلمون۔ اور تحقیق ایک فرقہ ان میں سے البتہ چھپاتے ہیں حق  
اور وہ جانتے ہیں۔ ۱۲ سورہ آل عمران پ۔ ولا تخافواہم و خافوا ان کتبتہم مومنین



ترجمہ۔ پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ سے اگر ہو تم ایمان والے عا واذ اخذنا  
میثاق الذین اوتوا الکتاب لیتنبأ للناس ولا یتکفونہ۔ ترجمہ۔ اور جو وقت  
لیا اللہ نے عہد ان لوگوں سے کہ دیگئی ہیں کتاب البتہ بیان کرو گے تم اس کو لوگوں کے  
اور نہ چھپاؤ گے اسکو پارہ ۲ عک سورہ مائدہ ۵۔ فلا تخشوا الناس واخشونی  
ترجمہ۔ پس نہ خوف کھاؤ لوگوں سے اور خوف کھاؤ مجھ سے سورہ مائدہ ۵ عک  
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من الربک وان لم تفعل فما بلغ  
رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ ترجمہ۔ اے رسول پہنچا جو کچھ اتارا گیا ہے  
تیری رب پر سے اور اگر نہ کرے تو پس پہنچایا تو نے پیغام اس کا۔ اور اسکی پیکی  
تجھ کو لوگوں ۱۱ سورہ مائدہ ۵ عک یجہدون فی سبیل اللہ ولا  
یخافون لومۃ لا یمک ۱۲ جہاد کریں گے بیخ راہ اللہ کے اور نہ ڈریں گے ملامت  
کرنے کسی ملامت کرنیوالے کی سے ۱۲ سورہ آل عمران عک یا اہل الکتاب  
تم تلبسون الحق بالباطل وتکتون الحق وانتم تعلمون۔ ترجمہ ۱۔ اہل  
کتاب کیوں ملاتے ہو بیخ کو ساتھ جھوٹ کے اور چھپاتے حق کو اور تم جانتے ہو۔  
۱۲ سورہ احزاب ۲۱ عک والصادقین والصادقات اور تفسیر عمدۃ البیان  
کے صلا پر ہے۔ جو کوئی زبان کو نگاہ دروغ سے وہ شخص داخل ہو جلد والصادقین  
والصادقات میں اور جلد العین ص ۲۴۔ ص ۲۵ صا امیر المؤمنین تین مرتبہ فرمایا کہ  
نمازی رعایت کرو اور راہ خدا میں ملامت ملامت کرنیوالوں سے نہ ڈرو۔ خداوند تعالیٰ  
ہر دشمن کی اذیت و ستم سے کفایت تمہاری جا چکا ہے۔ دیکھو ۲۱ فاصد ۶ عک  
تو ہم و اعرض عن المشرکین انما کفیناک المستہزئین۔ پس آشکارا کر اچھیز  
کو کہ حکم کیا جاتا ہے تو اور منہ پھیر لے مشرکوں سے تحقیق ہم نے کفایت کیا تجھکو ٹھٹھا  
کرنیوالوں سے۔ آیات بالاصرار کمال کر رہی ہیں کہ مخلوق سے ڈر کر دین کے احکام  
کی ادائیگی میں کاہلی نہ کرے۔ بلکہ حق کو اظہار کرے۔ اور اہل شیعہ کے نزدیک بے  
ضرورت بھی تقیہ جائز ہے۔ دیکھو کتاب شیعہ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۲۴ باب الجماعت

اکبر اہل شیعہ گھر میں نماز پڑھ چکا ہے۔ پھر کسی جگہ اہل سنت والجماعت کی جماعت مقابل گئی تو یہ بطور تقیہ ان کے سے نماز پڑھ لیا تو پانچویں درجہ اسکو حاصل ہوگا۔ اگر پہلی صف میں کھڑا ہو کر پڑھ لیا۔ تو گویا اس نے آنحضرت معلّم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ سو یہ قول امام جعفر صادق علیہ السلام کا ہے۔

وسری منہ عمر بن زید انہ قال منکم احد یصلی صلوۃ الفریضہ فی وقتہا ثم یصلی عنہم صلوۃ تقیہ وھو متوضی الاکتب اللہ لہما خمسہ وعشرین درجتا فارغبوا فی ذالک وروی عنہما حماد بن عقیل انہما من صلی معہم فی الصف الاول کان من صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس جگہ نقل کا اندیشہ ہے۔ اور نہ دھکی قتل بلکہ اس صورت میں یہ معلوم ہو گیا کہ اہل شیعہ کے نزدیک اہل سنت والجماعت کی جماعت نماز ایسے درجہ والی ہے۔ کہ اہل شیعہ تقیہ کے طور پر اس جماعت میں شریک ہو تو اس کی نماز اس درجہ تک پہنچ گئی کہ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی۔ پھر حیف ہے اہل شیعہ پر کہ اہل سنت والجماعت کے لوگوں کو برا مانتے ہیں۔ اور دیکھو ترک تقیہ سے فرعون کی عورت کو کیا درجہ حاصل ہوا جس کی واسطے خود قرآن شریف مشاہد ہے۔ دیکھو تفسیر عمدة البیان ص ۳۲۶ اور لکھتے ہیں۔ کہ آسیہ حضرت موسیٰ کی بھو بھی تھی۔ اور منقول ہے کہ جس وقت زمانہ فرعون میں جادو گروں نے جولاٹھیاں اور رسیاں ڈال کر سانپوں کی طرح دکھائی تھیں۔ وہ عصا اتر دیا بنکر سب کو نوا لگ گیا۔ تو یہ حال دیکھ کر آسیہ ایمان لائی اور ایک مدت تک اس نے اپنا ایمان فرعون سے پوشیدہ رکھا اور جس وقت فرعون اس کے ایمان پر مطلع ہوا۔ تو اس کو کہا کہ موسیٰ کے دین کو ترک کر۔ وہ اس دین سے نہ پھری اسکو دھوپ میں ڈال دیا۔ حق تعالیٰ نے ملائکہ کو فرمایا۔ کہ اس کے اوپر اپنے پروں سے سایا کرو۔ اور پھر اس کے فرعون نے حکم دیا۔ کہ اس کے سینہ پر بڑا پتھر رکھیں۔ آسیہ جس وقت وہ پتھر دیکھا۔ تو دعا کی درگاہ خدا میں۔ اور فرعون نے نجات چاہی۔ اور بہشت میں داخل ہونے کی درخواست کی خدا تعالیٰ سے جیسے کہ

فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اَلْحَقَّ اَلْتَیَادُکُ کہ جسوقت کہا آسیہ نے  
 سہرت ابن لی ۱۰ پروردگار میرے بتا تو واسطے میرے عندک نزدیک اپنے  
 بیٹائی ۱۲ لجنہ ایک گھریج بہشت کے اور اپنے قریب میں مجھے جگہ دے بخشی اور  
 نجات دے تو مجھکو من فرعون و عجلہ فرعون سے اور کہارہ اس کے سے کہ کفر اور  
 ظلم ہے بدوں جرم کے وہ عذاب کرتا ہے۔ و بخشی من قوم الظالمین اور نجات  
 دے تو مجھکو قوم ظالموں کی سے کہ وہ قبیلے میں قوم فرعون کے اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ  
 نے اس کی جان کو بخش کیا۔ اور پھر اس بدن بے جان پر آیا۔ اور آسیہ نے فرعون کے  
 عذاب کا درد نہ چکھا اور بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ اس کو آسمان پر لے گیا  
 ہے اس کے بدن کے اور اب وہ بہشت میں ہے۔ اور بہشت کی نعمتوں کو کھاتی  
 ہے۔ دیکھو اسے شہ جو تمہاری تفسیر قرآن کی قولی آسیہ کو مومنہ کاملہ بنا کر  
 اس کی سب دعائیں جناب الہ میں منظور و مقبول ہونے کی سند دے رہی ہیں۔ اور  
 اصول کافی رجال حدیث میں لکھا ہے۔ لا ایمان عن لا تقیۃ لہ۔ ایمان سے خارج  
 کر رہی ہے۔ اور اہل تشیع کے نزدیک اصول کافی کے موجود ہے کہ جو حدیث قرآن  
 کے خلاف ہو۔ لانی سند نہیں۔ اس واسطے تقیہ والی حدیث غیر مسلم شدہ ہو گئی  
 عند الشیعہ بھی اور دیکھو فی الاثر عن تقیۃ باب وصلیہا۔ ص ۳۳ امام جعفر صادق  
 نے وصیّت میں فرمایا۔ و انہی الثانی من قال الحق فمالہ و علیہ ما بنی امام  
 جعفر۔ نے فرمایا بہشت پامیز گارہ بندوں کا وہ شخص ہے جو حق کہے اس میں جو اس کے  
 واسطے اور اوپر اس کے ہے۔ اس وصیّت نے تو تقیہ کی بنیاد ہی اکھڑ دی۔ اور دیکھو  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سورہ شعراء ۲۱ و جعل لی لسان صدق  
 و جہد کرو تلو واسطے میرے زبان راتی کی اس آیت کے تحت تفسیر عمدة البیان ص ۸۴  
 ج ۲ پر حضرت علیؑ قول نقل ہے۔ اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ  
 زبان راستہ واسطے رکھے ایسی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کو آدمیوں میں مال بہتر واسطے  
 اس کے کر یا ہے۔ و نیز بیح البلاغت میں حضرت علیؑ کا قول ہے۔ و لسان

الصدق يجعل الله للموفق الناس خيرة في المال يورثه غيره - یعنی زبان کو راست کر دیتا ہے - اس کو اللہ تعالیٰ واسطے آدمی کے بیچ لوگوں کے بہتر مال سے وہ مال جو ورثہ میں چھوڑا غیر کی واسطے اور اس کی شرح ابن جریر جلد ۱ ص ۱۸ پر ہے ولسان الصدق هو ان يدركه لسان بالحنو ويثني عليه ما بهد یعنی زبان راستگو کیا یعنی وہ شخص ذکر کیا جاوے - ساتھ نیکی کے اور صفت کیا جاوے اور اس کے ساتھ اس کے سوتقید میں اس وصف سے موصوف نہیں ہو سکتا - بلکہ کذب سے موصوف ہو گا۔

## رد مرزا

(مولوی سید کریم شاہ صاحب ماسیدن شاہ)

مرزا صاحب آجہانی کی تردید جو اس کی کتابوں سے ہوتی ہے - تسلی دہ ویسے اور کتابوں سے تسلی بخش نہیں ہوتی - کیونکہ مرزا صاحب کی کلام میں تضاد بہت ہے اور مرزا صاحب کا فیصلہ ہے - کہ کسی بچہ اور عقلمند اور صاف دل کی کلام میں تناقض مرکز نہیں ہوتا - ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں - کیونکہ ایسے طریق یا تو انسان پاگل کہلاتا ہے - یا منافق - کتاب مست بچن ص ۳۶ پر اگر ایک انسان کی جھوٹی نکلے - تو دوسری باتوں کا اعتبار نہیں رہتا - مرزا صاحب کی کتاب چشمہ معرفت دوسرا حصہ ص ۲۲ دیکھو ظاہر ہے - کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے - تو پھر دوسری باتوں میں بھی اعتبار اس پر نہیں رہتا - اگر مرزا صاحب کی میعاد مقرر شدہ پر مرزا صاحب کی کلام کو تطابق کرنا ضروری ہے - جب تطابق کے بدلے تضاد واقع ہو جائے - تو مرزا یوں کو مرزا صاحب کے فیصلہ کا اتباع ضروری ہے - ورنہ مخالف مرزا صاحب کہلائے جائیں گے - دیکھو کتاب برائین احمدیہ ص ۲۶۹ جو اسماعیلی کتاب ہے اس میں وفات عیسیٰ عیسیٰوں کا قول گناہ ہے - مرزا صاحب نے - سو بقول مرزا صاحب سب مرزائی قائل وفات عیسیٰ علیہ السلام کے عیسیٰ ہوئے - نہ مسلمان - اور

نزول مسیح صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میرے مخالف تھے۔ انکا نام عیسیٰ  
یہودی اور مشرک رکھا گیا۔ افسوس جب آپ جیسے مسیح جنتے ہیں۔ تو عیسیٰ نام تو  
آپ کی جماعت کا ہونا چاہیے۔ پھر برائین احمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہتے ہیں حضرت عیسیٰ تو  
انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمان پر چلا بھیجے۔ پھر ص ۵۰۵ وہ زمانہ بھی آئیوا لا  
ہے۔ جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلدیت کیساتھ زمین پر اتریں گے۔ پھر  
ص ۲۶۶ جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان  
کے ساتھ سے دین اسلام جمع افاق اور اقطار میں پھیل جائیگا۔ بیان اس الہام کی  
تشریح ہے۔ جو ص ۲۸ برائین احمدیہ میں لکھا ہے۔ ہواللہی اسرسل رسولہا۔  
الی آخرہ۔ پھر الیسا ہوتا ہے۔ و یجوز الہ اوام ص ۵۶۱۔ کہ عیسیٰ مرگیا عیسیٰ میں ہی ہوں  
دو فوں الہاموں میں کیسا تضاد ہے۔ ملہم اور ملہم جب دونوں الہاموں میں ایک ہو۔  
اور ایک شخص کی حیات مہات کا الہام کریں۔ تو اس کے کس قول کا اعتبار ہوگا۔  
یعنی حیات کا یا مہات کا سو جو الہام موافق قرآن و حدیث ہوگا۔ اس کو تسلیم کر نیلے  
دوسرے الہام شیطانی ہوگا۔ تو عیسیٰ السلام کی مہات کا الہام شیطانی ہے۔ تو دیکھو مرزا  
صاحب کی کتاب سراج المنیر ص ۳۳۳ اور وہی آیت جو قرآن شریف میں جو حضرت عیسیٰ  
کے وفات کے وعدہ کے متعلق ہے۔ اس عاجز کے حق میں الہام ہوئی۔ یہاں  
مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کے وعدہ وفات کا اقرار کر لیا ہے۔ جبکہ وہ سنت  
والجماعت بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے حق میں جو الہام یا عیسیٰ الہی ...  
متوفیٹ کا ہو چکا تھا۔ برائین احمدیہ میں اور مرزا صاحب بعد اس الہام کے تیرہ  
برس زندہ رہے۔ اور وفات نہ ہوئی۔ پھر اپنے وقت پر ہوئی ہے۔ ایسے ہی حقر  
عیسیٰ علیہ السلام کو وعدہ وفات دیا گیا۔ بموجب اقرار مرزا صاحب کے اور وقت  
مقررہ پر وفات پائیں گے۔ نہ وفات پا چکے ہیں۔ خود مرزا صاحب کے فیصلہ سے  
مرزا کی صاحبان فیصلہ کر لیں۔ ورنہ مرزا صاحب کے اتباع سے منحرف ہونگے  
اور تضاد دیکھو مرزا صاحب کی کلام میں ایک تو ضرور جھوٹ ہوگا۔ دافع البکا



۲۲ ص کسی کو دعویٰ نہیں پہنچا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔ دیکھو مرزا صاحب کی کتاب درمیں ص ۵۵ من تیسرے رسول نیا وردہ ام کتاب پ: ۱۱ مل ملہم اسم از خداوند مندرم نژاد مرزا صاحب نے اپنی کتاب دین الحق ص ۲ پر لکھا ہے۔ امیراد دعویٰ نبوت و رسالت نہیں بلکہ بعد خاتم النبیین کے مدعی نبوت کو کا فرو کا زب۔ جانتا ہوں۔ پھر دیکھو کتاب دافع البلاء ص ۲ کسی کو دعویٰ نہیں پہنچتا کہ نعوذ باللہ رسول کہلاوے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۱ پر ہے۔ شکر ہے خدا کا جس نے قادیان کو رسول کا تخت گاہ بنایا۔ اودیکھو کتاب ایام الصلح ص ۱۱ و ۱۲ میں ص ۳۳ مثال اس الفاظ از قبل حق تعالیٰ شانہ در حق این بندہ وارد آہہ است۔ لکھا حال هو اللہی۔ اس سے رسول کا مراد از رسول دریں مقام اس بندہ عاجز است۔ اس میں بھی قول مرزا صاحب کا ضرور چھوٹا ہوگا۔ یا رسول والا یا من رسول والا۔ اور دیکھو ازالہ اوکام ص ۱۹: آئیوا الایس ہی نہیں ہوگا۔ اور تو ضیع مرام کے ص ۱۱ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ آئیوا لے میسج۔ نے لئے ہماری سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی تجلیات اللہ کے صفحہ ۹ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ آنحضرت صلعم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ پھر راجح ص ۱۱ و ص ۱۲ پر لکھا میری روحی نہیں امر بھی نہیں اور نہ ہی۔ پھر حاشیہ پر لکھا ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری روحی اور میری تعلیم اور میری بعیت کشتی نوح قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے مہربانیاں بھرا دی۔ پھر ہر بعین ص ۳۳ حاشیہ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ اور دوسری بیویوں کی کتابوں میں بھی جہاں میرا ذکر کیا ہے۔ وہاں میری نبوت کا تذکرہ بولا گیا ہے۔ اخبار پندرہ تاریخ ۱۳۵۴ اصل عبارت مرزا صاحب ہمارا دعویٰ ہے۔ اہم نبی و رسول ہیں۔ اور وہ خداوند نزول میرا ہے جو شخص مجھے قبیل نہیں کرتا۔ اسے پہلا ایمان بھی تمام نہیں پہنچا ان دونوں سے ایک تو ضرور چھوٹی ہے۔ اس واسطے کہ مرزا صاحب کے قول کا فیصلہ ہے۔ ہے۔ جو مرزا صاحب نے آ۔ کہ یا یا گل۔ تھے یا من حق یا جس شخص کی ایک بات میں کذب ثابت ہو۔ اس کی یہ باتیں غور سے سمجھیں۔ سو فیصلہ ہوا صاحب سب

سب اقوال مرزا صاحب کے ساقط الاعتبار ہیں۔

## صیاد اپنے دام میں میرزا کا فتویٰ اپنے متعلق

براہیک رسول یانہی جو دنیا میں آتا ہے۔ شریر اور خبیث آدمی اس پر انواع و اقسام کے الزام لگایا کرتے ہیں۔ اسی بنا پر حضرت مسیح کو بخت یہودی کہتے تھے کہ اس شخص میں تقویٰ اور برہنہ گاری نہیں۔ کھاؤ پیوئے۔ اور شرابیوں اور بدچلنوں کیساتھ کھاتا پیتا ہے۔ اور اجنبی عورتوں سے باتیں کرتا ہے۔ نادان یہودیوں کے یہ اعتراضات آج تک ہیں کہ یسوع نے جس کو عیسائی اپنا خدا قرار دیتے ہیں۔ ناپاک عورتوں سے اپنے تئیں دوسرے نہیں رکھا۔ (صفحہ ۱۲۲ حاشیہ در حاشیہ تریاق القلوب)

اس عبارت میں جناب مرزا صاحب نے حضرت مسیح کے بدگوئوں کو جو جو القاب دے رکھے ہیں۔ ان پر مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ ایسے بدگوئوں کو شریر خبیث بخت اور نادان یہودی کے خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔ قارئین کو معلوم ہونا چاہیے کہ زمانہ حاضرو میں ان القاب کا سب سے زیادہ مستحق کون لوگ ہیں۔

مسیح کا چال چلن ہی کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی۔ کبابی۔ نہ زائد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار متکبر۔ خود بین۔ ہدای کا دعویٰ کر نیا والا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد سوم ص ۲۱ تا ۲۴) اس لئے میرزا صاحب آنجہانی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ انہوں نے خود اپنے لئے القاب مقرر کر کے۔ بدگوئیان مسیح کے متعلق کسی مزید فتویٰ کی ضرورت باقی نہ رکھی۔

میرزا کی جماعت دنیا میں اخلاق کا مجسمہ۔ دیانت کا پیکر۔ اور تقویٰ و اخلاق کا نمونہ ہونے کے مدعی ہیں۔ بانی جماعت یعنی میرزا غلام احمد صاحب کا فتویٰ اپنی جماعت کے متعلق درج کیا جاتا ہے۔ گھر کا بھید ہی گھر کے حالات سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔ ہماری جماعت کے اکثر لوگ کچل بدل بھڑیئے۔ متکبر۔ سفلے۔ خود غرض۔ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر ایک دوسرے

۱۸۹۲

سے دست بردار ہو تے ہیں۔ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے۔ (دستبردار ۲۴ نومبر)  
 یہی لوگ تھے جنہوں نے خود غرضی۔ سفلیں۔ اور کجی کی بنا پر میرزا غلام احمد کے دعاوی  
 کو قبول کیا۔ اور یارانِ ہم مشرب نے ملکہ نبوت کی دوکان قائم کی۔ اور خلقِ خدا کے ایمان پر زراہ  
 ڈالا۔ خداوندِ کریم نے اپنے حبیبِ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایسے کجول بھڑیلوں۔ سفلیں۔  
 خود غرض اور متکبر اشخاص۔ ایک دو تیس سے دست بردار ہو نوا لے۔ اور گالیاں دینے والوں  
 سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

## عرض حال

قارئین کرام مجاہدین کجذمت میں لی رنج و قلق کیساتھ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ حزبِ انصار کی مالی حالت  
 صدمہ نازک پہنچی ہے۔ بحالتِ موجودہ رسالہ و مدرسہ کا باہری رہنما محال نظر آتا ہے۔ رسالہ کی توسیع اشاعت  
 کیلئے ہر صدمہ پر کانوں پر پٹی لگا دی جائے۔ جو آخری اپیلِ شائع کی گئی تھی اس کا کوئی موثر جواب ہی حاصل  
 نہ ہوا۔ موصول نہیں ہوا۔ جن مشکلات و مصائب میں سالہ کو حلی رکھا گیا ہے۔ اسکا حقیقی علم خداوندِ کریم  
 کو ہی ہے۔ اسلئے خوابِ خرگوش میں پڑی ہوئی ہیں۔ سات سو روپیہ تک مدرسہ و رسالہ پر قرض ہو چکا ہے۔  
 اور اسلئے کیلئے کام جاری رکھنے کے لئے۔ امدادِ حال کیلئے کوئی نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے نئے  
 توجہ و محنت و کام لیں۔ اور اور اپنے حلقہ اثر میں سے ہر صاحبِ علم از کم تین خریداروں کا چننا لے لیا جائے اور ہر  
 مفید جریدہ کو ذرا رکھنے کے لئے آخری دفعہ سعی فرمادیں۔ سادہ بارگاہِ محیب الدعوات میں عا کرں کہ غیب سے  
 سامانِ امداد و پیرا کو۔ اسلئے رسالہ بجایو ۵۲ صفحات کو صرف ۲۸ صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔ اور شاید ماہِ جمادی  
 کا بھی پرنٹنگ نہ ہو سکے۔ جگہ خریدار ان مطمئن رہیں۔ ماہ اکتوبر کے برج میں صفحات کے اضافہ سے  
 مکمل تلاقی کر دیا جائے گی۔ اور خدا نخواستہ اگر کوئی صورتِ رسالہ کے رہنے کی نظر نہ آئی۔ تو کسی  
 جگہ سے قرضہ لیکر پرنٹنگ کا بقایا۔ درجہ بندی فی آرڈر واپس سال کیا جائیگا۔

خالد الشکلاہ

# مرآۃ البصائر فی احکام الاسلام

حزب انصاری ایسے مخلص کارکنوں کی جماعت ہے جو جبکہ مطلب حیدر خدمت اسلام و مسلمین ہے۔ مسلمان کے لئے اسکا داخلہ کھلا ہے۔ ہر وہ مسلم جس کے سینہ میں ولولہ غل موجود ہے۔ جو حق اسلام کی نبروں حالی سے متاثر ہو کر عملی کام کرنے پر آمادہ ہو۔ اس کا فرض ہے۔ کہ حزب انصار میں شامل ہو کر ایک نظام کے ماتحت سرگرم عمل ہو جائے۔

## اعراض و مقاصد

(۱) اندرونی و بیرونی محلوں سے اسلام کا تحفظ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام۔ (۲) اصلاح رسوم (۳) احیاء و اشاعت علوم و بیعت۔

## طریقہ کار

(۱) اسلامی علوم کی تعلیم و تدریس کے لئے ایسے دارالعلوم کا اجراء جس میں طلباء و دینیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مکمل عالم۔ مبلغ اور مناظرین بن سکیں۔ اور عوام کی ہدایت و تقویت دین کا باعث بنیں۔ (۲) ایسا کتب خانہ قائم کرنا جس میں اعلیٰ علوم و فنون و دیگر مذاہب باطلہ کی کتب جمع کی جائیں جن کے مطالعہ سے مدرسین و مبلغین اور طلباء کی نظر غائر اور خیالات عالی ہوں۔ اور عوام شاہدین ان کے مطالعہ سے مستفیض ہو سکیں۔ (۳) مبلغین و کارکنان کی ایسی جماعت کا قیام جو بیرون و تقریر عامہ مسلمین خصوصاً دیہاتیوں کو تبلیغ احکام الہی کریں جن سے ان کے اخلاق و معاشرت کسب معاش۔ رسوم و معاملات شریعت کے مطابق ہو سکیں۔ (۴) اعراض مذکورہ بالا کی اشاعت کیلئے ماموری رسالہ کا اجراء۔

حضرت بے سرفروش مجاہدین کی جو مذکورہ بالا لائحہ عمل کی تکمیل کیلئے کارکنان حزب انصار کا کھنڈا بنائیں کام فرما کر انہیں۔ بلکہ جماعت کے ذریعہ اس پر انجام ہو سکتا ہے۔ جان مسیح بھر میں دارالعلوم عزیزیہ قائم ہو چکا ہے جس میں علوم غیر اسلامیہ کی مکمل تعلیم و تدریس میں طلباء کیلئے پائے خوراک انتظام موجود ہے۔ جو کئی امریتب فائدہ کے قیام کیلئے مشکلات پیش میں درمند حضرت کتب خرید کر وقف کریں۔ اس طرح سے آسانی کیلئے کتب فائدہ قائم ہو سکیں گے۔ یتیم بھٹوں اور دارت بچوں کی تعلیم و تربیت خوراک و نمائش کے لئے خاص انتظام کیا گیا ہے۔ مبلغین و شاہین مدد کر کے نئی زندگی کی روح بھونکے ہیں۔ رسالہ تحسین اسلام حزب انصار کی طرف سے جاری ہے۔ ان تمام مصارف پر ۲۰ ماہوار سے زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ حزب انصار کے منفس ہو سکیں مگر در دولت سے متباب کارکن اپنی کمیت سے زیادہ مصارف کو تحمل میں لے کر اسلام کا فرض ہے۔ کہ ان کا خیر میں صرف کرنا ہے۔ ان کے لئے اگر کوئی پرانا یہ کہتا ہوا = اُمیر سے ساتھ اگر مردانگی کا خوش ہے۔

حزب انصار



# نیکی کن فی انتم شہداء و غیرہ غور و فکر

حزب الانصار کے مقاصد و اغراض طریقہ عمل سرورق رسالہ کے تیسرے صفحہ پر درج ہے۔ مہمان کا فرض ہو کہ وہ سوچے کہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائزے کی ہیں۔ یا نہ ہوں اگر نہیں کیا اس کا فرض نہیں اس خدمت جب توفیق بھرتے ہیں ذیل کے طریقے سے آپ اس اسلامی چوک کی آبیاری فرمائیں گے (۱)۔ اپنی مابواری آدمیوں سے کچھ حصہ مقرر کریں۔ جہاں جہاد حزب کو پہنچتا رہے۔ نیز اس کے رکن بیکار و بے روزگاروں کو رکن بننے کی ترغیب دیکر اس کا صلہ مکار وسیع کیجئے۔ (۲) اپنی زکوٰۃ صدقہ اور خیرات اگر سب نہیں۔ تو اسکا بڑا حصہ دارالعلوم غزنیہ کے غریب و نادار طلباء اور یتیم خانہ اور یتیم بچوں کیلئے عطا فرمائیں جن کی تعلیم و تربیت خوراک و کپڑا کاشت کاؤتر حزب الانصار نے لے رکھا ہے۔ (۳) مابواری رسالہ شمس الاسلام کے خریداریتک حزب الانصار کو اس کے مالی مصارف سے سبکدوشی میں امداد دیجئے۔ نیز رسالہ کی اشاعت و وسیع کرنے کے لئے سعی فرمائیے کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ رہے جس میں رسالہ نہ جاتا ہو۔ یقین جانیئے کہ رسالہ کا سہرا کسی جگہ جانا ایک کھل عالم مبلغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے۔ (۴) یتامیٰ مساکین و غریب آوارہ سلم بچے جہاں ملیں انکو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم غزنیہ بھیرہ میں بھیجیں۔ تاکہ بری صحبت کے اثر سے بچکر اسلام کے حاکم بن سکیں۔ (۵) اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے کم از کم چار سال کیلئے دارالعلوم غزنیہ بھیرہ میں بھیجیں۔ چار سال میں معمولی قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہوتی ہے۔ اما ان مسجد کو مجبور کریں۔ کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو چار سالہ انصاب کی تکمیل کیلئے بھیرہ میں بھیجیں (۶) اہل قلم حضرات رسالہ کی قلمی اعانت سے دریغ نہ فرمائیں۔ اور مختیر حضرات کا فرض ہے کہ کتابیں اپنے پاس رکھ کر کتب خانہ حزب الانصار کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام لے سکیں جن جن کتب کی ضرورت ہے۔ وہ بذریعہ استفسار معلوم کریں۔ (۷) اپنے علاقہ میں غیر مذہب کی تبلیغی جدوجہد و دیگر کالیف سے مطلع فرما کر انرا اگر ضرورت ہو۔ تو حزب الانصار کے مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام فرمادیں۔ (۸) اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ تو شعبہ تبلیغ حزب الانصار میں اپنا نام درج کرائیں۔

## ناظم حزب الانصار بھیرہ پنجاب

پہلے ہو کر دفتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ سے شائع ہوا  
 باہتمام خیر احمد ایڈیٹر بنٹر و پبلشر